45271 - كيا حقه وغيره پينے والى جگہ ميں كھانے پينے كى اشياء فروخت كرنے كے ليے كينٹين كرايہ پر حاصل كر لے؟

سوال

ايك ہال ميں كينٹين خالى ہے كيا ميں كھانے پينے كى اشياء فروخت كرنے كے ليے اسے كرايہ پر حاصل كرنا جائز ہے - يہ علم ميں رہے كہ وہ ہال يا كلب صرف حقہ اور چائے نوشوں كے ليے مخصوص ہے وہاں كوئى اور نہيں بيٹھ سكتا- لہذا اس كا حكم كيا ہو گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

ظاہر تو يہى ہوتا ہے كہ كھانے پينے كى اشياء پيش كرنے كے ليے وہ كنٹين كرايہ پر حاصل كرنا جائز نہيں، كيونكہ حقہ اور سگرٹ نوشى حرام ہے، اس ليے يہ كہ اس ميں مال كا ضياع اور مسلمان شخص كا اپنے آپ كو نقصان اور ضرر دينا، اور پھر اس گندے دھويں كو سونگھنے والے دوسرے مسلمانوں كے ليے بھى نقصان دہ ہے.

مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے سوال نمبر (10922) اور (7432) كے جوابات ضرور ديكھيں.

اصل اور حقيقت تو يہى ہے كہ مسلمان شخص كو ان معصيت و نافرمانى والى جگہ كو ترك كرنا اور اس كے قريب بھى نہيں جانا چاہيے، نہ كہ وہ ان كى مدد ميں حصہ ڈالے يا پھر وہ انہيں وہاں ايسى اشياء پيش اور فروخت كرے مثلا حلال كھانا پينا وغيرہ يا وہاں كينٹين كھولى جائے تا كہ ان گنہگار اور نافرماں لوگوں كو كھانا پينا فراہم كرے جو ان كے ليے اس جگہ رہنے كا سبب اور باعث بنے، يہ ايك ايسا كام ہے جو مسلمان كے واجبات كے منافى ہے كيونكہ مسلمان شخص كے ليے برائى روكنى واجب ہے، اور جہاں برائى ہو رہى ہو اس جگہ كو بھى مسلمان شخص كے ليے ترك كرنا واجب اور ضرورى ہے لھذا يہ كنٹين كھولنا اس امر كے منافى ہو گا.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور اللہ تعالى تم پر اپنى كتاب ميں يہ حكم نازل فرما چكا ہے كہ جب تم كسى مجلس والوں كو اللہ تعالى كى آيتوں كے ساتھ كفر اور ان كا مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع ميں ان كے ساتھ مت بيٹھو! جب تك كہ وہ اس كے علاوہ اور باتيں نہ كرنے لگيں، ورنہ تم بھى اس وقت انہى جيسے ہو بلا شبہ اوراللہ تعالى تمام كافروں اور منافقوں كو جہنم ميں جمع كرنے والا ہے النساء (140).

قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہيں:

فرمان باری تعالی: تم اس وقت ان کے ساتھ نہ بیٹھو حتی کہ وہ اس کے علاوہ دوسری باتوں میں مشغول ہو جائيں یعنی کفر کے علاوہ

بلا شبہ تم ان جیسے ہی ہو: یہ آیت نافرمان و گنہگار اور معصیت کرنے والے لوگوں سے جب برائی اور گناہ ظاہر ہو تو ان سے اجتناب کرنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہے؛ کیونکہ جو شخص ان سے اجتناب نہیں کرتا اور ان کے ساتھ بیٹھتا ہے تو وہ ان کی اس معصیت و نافرمان پر راضی ہے.

دیکھیں: تفسیر القرطبی (5 / 418).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ہر ايك شخص پر برائی کا دل سے انکار کرنا واجب ہے، جو کہ برائی اور منکر سے ناپسندیدگی اور اس سے بغض رکھنا اور ہاتھ اور زبان سے برائی روکنے سے عاجز ہونے کی صورت میں معصیت کرنے والوں سے کو چھوڑ دینا ہے.

دیکھیں: الدرر السنیۃ فی الاجوبۃ النجدیۃ (16 / 142).

بلکہ جائداد کے مالك پر واجب ہے کہ وہ اپنی جائداد اور مکان ان لوگوں کو کرایہ پر نہ دے جو اسے معصیت و گناہ اور نافرمانی کرنے کا اڈا بنائیں.

شیخ عبدالعزیز آل شیخ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میرے والد نے اپنی ملکیتی عمارت کے کرایہ کا تیسرا حصہ وصیت کردی، اس عمارت کی دوکانوں میں بعض دوکانیں سگرٹ، اور حقہ وغیرہ لوازمات، اور بعض دوکانیں گانے کی کیسٹیں فروخت کرنے پر مشتمل ہیں، تو کیا یہ وصیت جائز ہے کہ نہیں؟

یہ علم میں رکھیں کہ اس کے علاوہ ہماری ملکیت میں کچھ نہیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

جواب:

آپ کو چاہیے کہ آپ ان لوگوں کو نکال دیں؛ کیونکہ سگرٹ اور تمباکو اور حقہ اور گانے وغیرہ یہ سب امور حرام اور شریعت اسلامیۃ کے مخالف ہیں، اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی پر کسی کا

تعاون کرنا حلال نہیں، ان شاء اللہ تعالی اللہ رب العالمین آپ کو اس کے عوض میں بہتر عطا فرمائے گا، اور ان شاء اللہ یہ دوکانیں اتنے کرایہ پر چڑھیں گی کہ آپ کو بھی اور میت کو بھی اس کا فائدہ ہو گا. اھـ

اور آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ جو کوئی بھی اللہ تعالی کے لیے کسی چیز کو ترك کرتا ہے اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے، اور روز اللہ تعالی کے معصیت و نافرمانی کرنے سے حاصل نہیں ہوتی، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان تو یہ ہے کہ:

اور جو کوئی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی ایسی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر توکل کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، بلا شبہ اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 ـ 3).

واللہ اعلم .